عَہْداتحاد اور تجدید وفاداری کی ضرورت واہمیت

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَدُودِ، أَمَرَنَا بِالْوَفَاءِ بِالْعُهُودِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَصْدَقُ النَّاسِ وَعْدًا، وَأَوْفَاهُمْ عَهْدًا، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى الْقَائِلِ:﴿بَلَى مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ وَاتَّقَى فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾[1].

برادرانِ اِیمان! میرے عزیز دوستو! ہمارے پیارے نبی،حضرت محمد مصطفیٰﷺ سب سے زیادہ صِدق و حَق کی بات کرنے والے تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ عَہْدو وفا کی پاسداری کرنے والے تھے، اسی طرح آپ علیہ السلام کے جاں نثار اور وفادار صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ علیہ السلام کی اطاعت کا عزم کیا تھا اور ہر حالات میں آپﷺکے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہنے کاعَہْدکیا تھا، چنانچہ جب ایک موقع پر حالات کٹھن اور پریشان کُن ہوئے، تو تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہﷺکے ساتھ کیے گئے اپنےعَہْدو پیمان قائم رہے، اپنے عزم و ارادے کو دُہرایا، اور آپ

علیہ السلام سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!(ﷺ) ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں، ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ جو دین لے کر آئے ہیں، وہ سراسر حق و سچ ہے، ہم نے آپ سے یہ عَہْد و پیمان کیا ہے کہ ہر حال میں آپ کی اطاعت کریں گے اورفرمانبرداری بجا لائیں گے، لٰہذا آپ جس طرف چاہیں پیش قدمی فرمائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو دینِ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں اس سمندر میں اترنے کا حکم دیں اور خود اس میں داخل ہوجائیں، تو ہم بھی بلا تَردُّد آپ کے ساتھ اس میں اتر جائیں گے، ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہیں رہے گا. یہ سن کر رسول اللہﷺبے انتہا مسررو ہوئے، پھر فرمایا: «سِيرُوا وَأَبْشِرُوا»(٢).چلو،آگے بڑھو اور خوش خبری حاصل کرو.

تو میرے بھائیو! یہ تھی صحابۂ کرام کی اپنے عَہْد و پیمان سے فاداری، اور یہی وہ ذمہ داری کا احساس ہے جو انسان کو اپنی کی کَہی گئی بات پر مضبوط وقائم رکھتا ہے، اپنےعَہْدپر اسے ثابت قدم رکھتا ہے، اپنا فرض نبھانے کے لیے پُر عزم کرتا ہے، دلجمعی سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ابھارتا ہے، چنانچہ زمانہ

کتنا ہی بدل جائے، حالات کتنے ہی کٹھن ہو جائیں، مگر وفا شعار لوگ اپنے وعدے کی پاسداری کرتے ہیں.

جی ہاں، میرے دوستو! یہی وہ عَہْدو میثاق ہے جس کے ذریعے ہم وطنِ عزیز کی سربلندی کے ہر نئے سفر کا آغاز کرتے ہیں، بلند ہمتی اور سچے عزم کے ساتھ امارات کی دَرَخْشاں تاریخ میں ایک روشن باب کا اضافہ کرتے ہیں، اسی عَہْدو پیماں پر برقرار رہتے ہوئے اپنے عزم کی تجدید کرتے ہیں، اُسی سے اپنے اَخلاق و اَقدار کو مضبوط کرتے ہیں، اسی عَہْدپر قائم و دائم رہ کر اپنی قوت میں اضافہ کرتے ہیں، شان وشوکت کے ساتھ اپنے تابناک مستقبل کی جانب رَواں دَواں رہتے ہیں، ربِّ رحمانِ پر کامل ایمان اور اس کی ہدایت پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہتے ہیں، اور یہ عَہْدکرتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کی عبادت کرتے رہیں گے، اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرائیں گے، اس کے احکام کی تعمیل کرتے رہیں گے، اور اس کی منع کردہ چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے رہیں گے، رب کریم کا ارشاد ہے: ﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ﴾(٣). اور مجھ سے کیا گیا عَہْد تم پورا کرو تاکہ میں تم سے کیا گیا عَہْد پورا کروں.

میرے بھائیو! ایک عَہْدیہ بھی ہے کہ ہم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں، ان کی راحت اور خوشی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں، اور اللہ تعالٰی سے

ان کے لیے دعا کرتےرہیں:﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾[٤]. یا رب! جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے. اسی طرح ایک عَہْد یہ بھی ہے کہ ہم اپنی فیملی کی حفاظت کریں، اپنے گھروں کو محبت و شفقت سے آباد رکھیں، اپنے اہل و عیال کے ساتھ حسنِ معاشرت اختیار کریں، جس کا ہم سے عَہْد و پیمان لیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے میاں بیوی کے تعلق کو "مضبوط عَہْد" قرار دیتے ہوئے فرمایا: ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾[٥]. اور انہوں نے تم سے بڑا بھاری عَہْد لیا تھا.

میرےایمانی بھائیو! ہمارا عَہْد یہ بھی ہے کہ ہم اپنے فرائض پوری دیانت داری کے ساتھ انجام دیں، اپنے کام کو بہترین انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچائیں، اپنی ذمہ داریوں کو امانت داری اور سچائی کے ساتھ نبھائیں، اور دل کی گہرائی سے اس عَہْد پر قائم رہیں، کیونکہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾[٦]. یقین جانو کہ عَہْد کے بارے میں تمہاری باز پرس ہونے والی ہے.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: ایفائے عَہْدکرنے والو، میرے مؤمن بھائیو!

عَہْدسے وفاداری یہ انسان کے فیصلوں سے نظر آتی ہے، اور اس کا کردار ہی اس کی وفا شعاری کی عملی تصویر پیش کرتا ہے، چنانچہ وطنِ عزیز کے بانی شیخ زاید رحمہ اللہ اور ان کے دیگر برادرانِ حُکامِ امارات نے اِیفائےعَہْدکی عظیم تصویر پیش کی، ان کے بارے میں رب تعالیٰ کا یہ قول صادق آتا ہے: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾(٧)، انہی ایمان والوں میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جوعَہْدکیا تھا اسے سچا کر دکھایا.

میرے بھائیو! بانیانِ امارات نے تمام ریاستوں کا اتحاد قائم کرنے پر عَہْد کیا، اور پھر مکمل امانت داری کے ساتھ اپنے عَہْدکو نبھایا، چنانچہ انہوں نے ایک مضبوط ریاست کی بنیاد رکھی، ایک با وقار اور ہر دل عزیز وطن تعمیر کیا، اس کا دستور مرتب کیا، اور عزت و سربلندی کی ایسی مضبوط بُنیادیں اُستوار کیں، جن کے ثمرات آج تک ہم حاصل کر رہے ہیں، ہم اتحاد کے اسی عَہْد پر زندہ ہیں، اسی پر فخر کرتے ہیں، اور اسی کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ محنت کرتے ہیں.

میرے عزیز دوستو! ہر سال اٹھارہ جولائی کو "عَہْدِ اتحاد" کی مناسبت سے ہم اپنےامارات کے ساتھ تجدیدِ عَہْد کرتے ہیں، اپنی سچی وفاداری کے عزم کا اِعادہ کرتے ہیں،اس وطن سے اپنے تعلق اور وابستگی کو مزید گہرا کرتے ہیں، اس کی حفاظت اور اس کے دفاع کے عزم کا اظہار کرتے ہیں، اور اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں:﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾(٨)، اے ہمارے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے".

علاوہ اَزیں، ہم امارات کے صدرِ ذی وقار، شیخ محمد بن زاید آل نہیان حفظہ اللہ کے ساتھ وفاداری کےعَہْدکی تجدید کرتے ہیں اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا عزم کرتے ہیں، ارشادِ رب قدیر ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٩). اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو، اور تم میں جو صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی".

میرے بھائیو! یہ وفاداری، محبت خیرخواہی اور خالص دعا کے ساتھ مکمل ہوتی ہے، کیا آپ نے خاتَمُ الانبیاء اَحمدِ مجتبٰیﷺکا یہ ارشاد نہیں سنا؟«خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ»(١٠)، تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو

اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے حق میں دعائے خیر کرو اور وہ تمہارے حق میں دعائے خیر کریں".

تو آئیے! ہم بھی عزت مآب صدرِ امارات کے ساتھ اپنےعَہْدکی پھر سے تجدید کریں اور یہ عزم کریں کہ: ہم اپنےعَہْدپر ثابت قدم رہیں گے، اپنے دین کی تعلیمات پر عمل کرتے رہیں گے، اپنے وطن کے ساتھ مخلص رہیں گے، اپنی قیادت کے ساتھ وفاداری نبھاتے رہیں گے، اور ہر اس کام میں حصہ لیں گے جس سے ہمارے ملک کی عزت، ترقی اور اس کی سربلندی میں اضافہ ہواور ہمیں دین ودنیا کی کامیابی حاصل ہو .هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ مُحَمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَشُيُوخ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) آل عمران: ٧٦.
(٢) تاريخ الطبري: (٤٣٥/٢) والبداية والنهاية: (٧٠/٥) وله شاهد عند البخاري: ٣٩٥٢.
(٣) البقرة: ٤٠.
(٤) الإسراء: ٢٤.
(٥) النساء: ٢١.
(٦) الإسراء: ٣٤.
(٧) الأحزاب: ٢٣.
(٨) إبراهيم: ٣٥.
(٩) النساء: ٥٩.
(١٠) مسلم: ١٨٥٥.